۱۲ جادوگروں کا الیکشن

کرشن چندر

پہلی بات

ایک زمانے میں بادشاہ اور راجا ملکوں پر حکومت کیا کرتے تھے مگر اب راجاؤں اور بادشاہوں کا دور ختم ہوگیا ہے۔ اب عوام خود اپنے نمائندے چنتے ہیں۔ یہ نمائندے مل کر حکومت چلاتے اور عوام کے مسائل حل کرتے ہیں۔ نمائندے چننے کے اس عمل کو انتخاب یا الیکشن کہا جاتا ہے۔ عوام کو چاہیے کہ وہ سوچ سمجھ کر اپنے نمائندے منتخب کریں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ الیکشن کے زمانے میں لوگ کھلے میدانوں میں جمع ہوتے ہیں۔ امیدوار عوام کے سامنے تقریر کرتے ہیں اور ان سے ووٹ مانگتے ہیں۔

جان پہچان

کرشن چندر اُردو کے افسانہ نگاروں میں ایک امتیازی مقام رکھتے ہیں۔ وہ ۲۳ر نومبر ۱۹۱۴ء کو وزیر آباد پاکستان میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم پونچھ (کشمیر) میں ہوئی۔ ۱۹۳۴ء میں انھوں نے پنجاب یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم۔اے۔ کیا۔ کچھ عرصے تک وہ لاہور کے آل انڈیا ریڈیو میں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۶۹ء میں انھیں 'پدم بھوشن' کا اعزاز ملا۔ کرشن چندر نے ناول، ڈرامے، مضامین اور افسانے سبھی کچھ لکھا لیکن وہ بنیادی طور پر افسانہ نگار تھے۔ 'شکست'، 'ہم وحشی ہیں'، 'ہوائی قلعے'، 'ایک گدھے کی سرگزشت' اور 'اُلٹا درخت' وغیرہ ان کی مشہور کتابوں کے نام ہیں۔ ان کا انتقال ۸ر مارچ ۱۹۷۷ء کو ممبئی میں ہوا۔

ذیل کا سبق کرشن چندر کے ناول 'اُلٹا درخت' سے لیا گیا ہے جس میں جادوگروں کو عوام سے ووٹ مانگتے ہوئے دِکھایا گیا ہے۔

سامنے بہت سے لوگ رنگ برنگی جھنڈیاں ہلاتے ہوئے جا رہے تھے۔ یوسف، موہن اور شہزادی بھی ان لوگوں کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ مجمع زور زور سے نعرے لگا رہا تھا، "الہ دین کو ووٹ دو.... الہ دین زندہ باد۔"

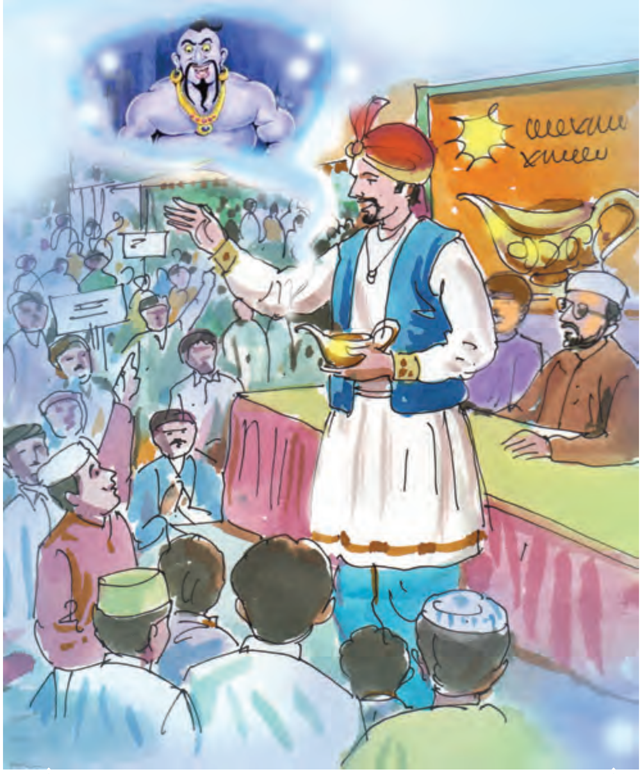

مجمع نعرے لگاتا، جھنڈیاں ہلاتا شہر کے ایک بڑے چوک میں پہنچا۔ یوسف نے دیکھا لوگ بھوکے نظر آ رہے ہیں۔ اُن کے کپڑے بوسیدہ اور تار تار ہیں پھر بھی وہ خوش ہیں۔ یوسف نے پوچھا، "بھئی! کیا ماجرا ہے؟"

ایک آدمی نے حیرت سے کہا، "ساری دنیا کو معلوم ہے اور تمھیں معلوم نہیں؟ آج جادوگروں کا الیکشن ہے۔ وہ دیکھو، سامنے الہ دین اپنا چراغ ہاتھ میں لیے الیکشن لڑ رہا ہے۔" یوسف نے دیکھا، واقعی بڑے بڑے رنگا رنگ جھنڈوں کے درمیان الہ دین کھڑا تقریر کر رہا ہے۔ "بھائیو اور بہنو! میں بھی تمھاری طرح ایک معمولی آدمی ہوں۔ میں ایک درزی کا بیٹا ہوں۔ میں تمھارے دُکھ درد پہچانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے، تم لوگ بھوکے ہو، تمھارے جسم پر کپڑے نہیں

ہیں، بچوں کے لیے تعلیم نہیں ہے، پچھلی حکومت نے تمھارے لیے کچھ نہیں کیا مگر وہ سونے کے دیو کی حکومت تھی۔ میں اپنے اس جادو کے چراغ کی مدد سے تمھارے لیے ہر طرح کے عیش کا سامان مہیا کروں گا۔ دیکھو، میرے جادو کے چراغ کے کرشمے!'' یہ کہہ کر الہ دین نے چراغ کو اپنی ہتھیلی سے رگڑا۔ فوراً ایک جن ہوا میں اُڑتا ہوا نظر آیا اور کہنے لگا،''الہ دین کیا حکم ہے؟''

الہ دین نے کہا،''میں شہر کے بے گھر لوگوں کے لیے عالی شان محل بنانا چاہتا ہوں۔ ذرا ایک محل تو لا کے دکھا دو۔''

جن غائب ہوگیا۔ دوسرے لمحے وہی جن اپنے ہاتھ پر ایک عالی شان سات منزلوں والا چمکتا ہوا محل لیے حاضر ہوا۔ لوگوں کی نگاہیں اس خوبصورت محل کی طرف کھنچتی چلی گئیں۔ محل کے دروازے کھلے تھے۔ کھڑکیاں کھلی تھیں۔ محل کے اندر روشنیاں جگ مگ جگ مگ کر رہی تھیں۔ خوب صورت قالین اور صوفے بچھے تھے۔ میزوں پر طرح طرح کے پھل چنے ہوئے تھے۔ پلاؤ، متنجن، زردے، قورمے، طرح طرح کی سبزیاں، فالودے، فیرنیاں، شربت، آئس کریم گھومتی ہوئی میزوں پر رکھی ہوئی لوگوں کو نظر آ رہی تھیں۔ لوگوں کی رال ٹپکنے لگی۔ لاکھوں گلوں سے آواز آئی،''الہ دین کو ووٹ دو، الہ دین زندہ باد۔ ایک ووٹ، ایک ملک، ایک الہ دین، ایک چراغ۔'' یکایک الہ دین نے تالی بجائی۔ جن اپنے محل سمیت غائب ہوگیا۔ الہ دین نے کہا،''پہلے مجھے ووٹ دو۔ پھر یہ محل تمھیں ملے گا۔'' لوگ دھڑا دھڑ ووٹ دینے کے لیے جانے لگے۔

یکایک دوسری طرف سے آواز آئی،''لوگو! بے وقوف نہ بنو۔ یہ الہ دین، درزی کا بیٹا تمھیں بے وقوف بنا رہا ہے۔ اصلی جادو تو میرے پاس ہے۔ جادو کی ٹوپی! سلیمانی ٹوپی!''

مجمع دوسری طرف پلٹ پڑا۔ جہاں ایک بہت بڑے بینڈ باجے کے ساتھ، ایک بہت بڑے چبوترے پر دو درجن لاؤڈ اسپیکروں کے سامنے ایک جادوگر سلیمانی ٹوپی ہاتھ میں لیے تقریر کر رہا تھا۔ یوسف، موہن اور شہزادی بھی ادھر چلے گئے۔ وہ کہہ رہا تھا،''الہ دین ٹھگ ہے، اسے ہرگز ووٹ نہ دینا۔ الہ دین کا چراغ پرانا ہو چکا ہے۔ اس کا جن بھی بڈھا ہو چکا ہے۔ اتنے دنوں میں وہ تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکا، اب کیا کرے گا؟ اب کے تم مجھے ووٹ دو کیوں کہ میرے پاس سلیمانی ٹوپی ہے۔''

موہن نے کہا،''اس ٹوپی میں کیا خاص بات ہے؟ مجھے تو سیدھی سادھی سفید رنگ کی ٹوپی دِکھائی دیتی ہے۔''

جادوگر نے موہن کی بات سن لی۔ وہ وہیں چبوترے سے چلّا کر بولا، ''یہ کوئی معمولی ٹوپی نہیں ہے۔ اسے پہن کر آدمی یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ دیکھو دیکھو، سلیمانی ٹوپی کا کمال دیکھو۔'' یہ کہہ کر جادوگر نے سلیمانی ٹوپی

پہن لی اور مجمع کے درمیان سے غائب ہوگیا۔ اب صرف اس کی آواز آرہی تھی۔

”دیکھا، یہ سلیمانی ٹوپی کا کمال ہے!“ جادوگر نے سر سے ٹوپی اُتاری اور اب وہ لوگوں کو نظر آنے لگا۔”اس ٹوپی کو پہن کر آدمی غائب ہوسکتا ہے۔ جہاں چاہے گھوم سکتا ہے۔ وہ ساری دنیا کی سیر کرسکتا ہے۔ وہ جہاں چاہے بغیر ٹکٹ کے جا سکتا ہے اور اسے کوئی ٹوکنے والا نہیں۔ اس ٹوپی کو پہن کر آدمی بڑے بڑے راز معلوم کرسکتا ہے۔ اس ٹوپی کو پہن کر آدمی وزیر بن سکتا ہے، نوکری حاصل کرسکتا ہے۔ یہ سلیمانی ٹوپی ہے۔ اس کے سامنے الٰہ دین کا چراغ بالکل ہیچ ہے۔ اسے رگڑنے کی ضرورت نہیں۔ کسی جن کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ بس اسے سر پر پہن لیجیے۔ آپ کے سب کام پورے ہوجائیں گے۔ پھر الٰہ دین کے پاس ایک ہی چراغ ہے لیکن میں نے سب کے فائدے کے لیے ہزاروں سلیمانی ٹوپیاں تیار کرائی ہیں ....آئیے، مجھے ووٹ دیجیے اور ایک سلیمانی ٹوپی لیتے جائیے۔ ایک ووٹ، ایک سلیمانی ٹوپی!“

لوگ ووٹ دینے کے لیے بھاگنے اور شور مچانے لگے۔”سلیمانی ٹوپی زندہ باد! الٰہ دین کا چراغ مردہ باد!“

”ہاہاہا“ ....تیسرے چبوترے سے ایک زور کا قہقہہ بلند ہوا۔ سب لوگ اُدھر دیکھنے لگے۔ وہاں ایک اور جادوگر سر پر سفید کاغذ کی ٹوپی رکھے، سفید کاغذ کا کوٹ پہنے، آنکھوں پر چشمہ لگائے، ہاتھ میں اخبار لیے ہنس رہا تھا اور کہہ رہا تھا،” دوستو! یہ سلیمانی ٹوپی والا بہروپیا ہے، بہروپیا.... یہ خود تو ووٹ لے کر غائب ہوجائے گا اور آپ کو کپڑے کی ٹوپیاں دے جائے گا۔ چاہے آپ ان کو سر پر پہنیے، چاہے تھیلی بنا کر گھر لے جائیے۔ دوستو! یہ سلیمانی ٹوپی کس کام کی؟ غائب ہوکر آپ کیا کریں گے؟ اگر آپ کو اس جادو کی دنیا میں رہنا ہے تو سچا جادو تلاش کرنے کی کوشش کیجیے اور سچے جادوگر کو اپنا بادشاہ بنائیے۔ مجھے دیکھیے۔ میرا جادو کسی کو غائب نہیں کرتا۔ کوئی ہوائی محل نہیں دِکھاتا۔ مَیں ابھی آپ کے سامنے وہ چیز رکھتا ہوں جس کی آپ کو ضرورت ہے۔“ جادوگر نے اُنگلی سے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا۔”کہو تم کیا چاہتے ہو؟“

اُس آدمی نے کہا،” مجھے اپنی زمین میں کنواں چاہیے۔“

جادوگر نے اپنے چبوترے پر پڑے کاغذ کے انبار میں سے ایک بڑا سا کاغذ نکالا اور اُس پر کچھ منتر پڑھ کر پھونکا اور اس آدمی کو دیا۔ یکایک اُسے اپنے بنجر کھیتوں کے بیچ میں ایک کنواں نظر آیا۔ کنویں پر رہٹ چلنے لگا۔ پانی فوّارے کی طرح نکل کر کھیتوں کو سیراب کرنے لگا۔ آدمی کے چہرے پر رونق آ گئی۔ اُس نے دیکھا، اُس کے جھونپڑے سے اُس کی بیوی نکلی، پانی کا گھڑا لیے ہوئے۔ بیوی نے مسکرا کر خاوند کی طرف دیکھا۔ اور خاوند اُسی وقت وہ کاغذ ہاتھ میں لے کے اپنے گھر کی

طرف بھاگا۔ وہ بھاگتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا، "مجھے میرا کنواں مل گیا!"

"تمھیں کیا چاہیے؟" جادوگر نے دوسرے آدمی سے پوچھا۔ اُس آدمی نے کہا، "ہمارے قصبے میں کوئی اسکول نہیں ہے۔" جادوگر نے کاغذ کا دوسرا پرزہ اُٹھایا اور اُس پر منتر پڑھ کر پھونکا اور پھر وہ پرزہ اس آدمی کے ہاتھ میں دے دیا۔ آدمی اسی وقت وہ کاغذ اپنے ہاتھ میں لے کر وہاں سے بھاگا۔ بھاگتے بھاگتے وہ کہہ رہا تھا، "ہمیں اسکول مل گیا! ہمیں اسکول مل گیا!"

پھر کیا تھا۔ مجمع جادوگر پر ٹوٹ پڑا۔ ایک بولا، "مجھے جوتا چاہیے۔" جادوگر نے اسے کاغذ کا پرزہ دیا۔ دوسرا بولا، "مجھے موٹر چاہیے۔" تیسرا بولا، "ہمیں اپنے گاؤں میں ایک ہسپتال چاہیے۔"

موہن نے یوسف سے کہا، "تمھیں کاغذ پر کچھ نظر آتا ہے؟"

یوسف نے کہا، "مجھے تو سفید کاغذ ہی نظر آتا ہے۔"

موہن نے کہا، "ممکن ہے ان لوگوں کو کچھ نظر آتا ہو۔ اگر مان لیا جائے کہ اُنھیں کچھ نظر آتا ہے، تو آخر کاغذ ہی پر نظر آتا ہے نا، اس کی حقیقت کیا ہے؟" یوسف نے اس آدمی کو بازو سے پکڑ لیا جس نے جادوگر سے جوتا مانگا تھا اور اُس سے پوچھا، "تمھیں جوتا مل گیا؟" اُس آدمی نے بڑے غصّے سے کاغذ کا پرزہ یوسف کے منہ کے سامنے لا کر کہا، "دیکھتے نہیں ہو۔ مل گیا ہے۔ یہ دیکھو۔"

یوسف کو سفید کاغذ ہی نظر آیا۔

یوسف نے کہا، "اگر یہ جوتا ہے تو اسے پہن کر دکھاؤ۔"

اس آدمی نے کاغذ کے ٹکڑے کو اپنے پیر میں پہننے کی کوشش کی۔ کاغذ بیچ سے پھٹ گیا۔ چرکی آواز سنتے ہی جادوگر زور سے گرجا، "کون حقیقت پسند گھس آیا ہماری جادو کی دنیا میں۔ اسے جلدی نکالو ورنہ یہ سب کچھ تباہ کر دے گا۔ ہمارا جادو سب ختم ہو جائے گا۔"

اتنا سنتے ہی الہ دین چراغ والا، سلیمانی ٹوپی والا، جادو کے کاغذ والا اور اُن کے حمایتی یوسف، موہن اور شہزادی کے پیچھے بھاگے۔ وہ تو خیر ہوئی کہ یوسف نے بڑی چالاکی سے کام لیا۔ اُس نے جلدی سے سلیمانی ٹوپیوں کے بنڈل سے تین ٹوپیاں نکالیں اور اُنھیں پہن کر تینوں مجمع کے بیچ سے غائب ہو گئے۔

معنی و اشارات

بوسیدہ	-	پرانا
تارتار	-	پھٹا ہوا
متنجن	-	کھٹ میٹھا پلاؤ
بہروپیا	-	بھیس بدلنے والا، مکّار، فریبی
حمایتی	-	طرفداری کرنے والا، ساتھ دینے والا
عیش	-	آرام
مہیا کرنا	-	حاضر کرنا، تیار کرنا
ہیچ	-	کم قیمت، بے حیثیت
چہرے پر رونق آنا	-	چہرہ خوشی سے کِھل جانا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ کرشن چندر کی مشہور کتابیں کون سی ہیں؟

۲۔ سبق جادوگروں کا الیکشن مصنف کے کس ناول سے لیا گیا ہے؟

۳۔ مجمع کیا نعرے لگا رہا تھا؟

۴۔ الٰہ دین کس کا بیٹا ہے؟

۵۔ جن نے الٰہ دین سے کیا کہا؟

۶۔ بینڈ باجا کس کے ساتھ تھا؟

۷۔ اس کہانی میں آدمی غائب کیسے ہو جاتا ہے؟

۸۔ پہلے آدمی نے تیسرے جادوگر سے کیا مانگا؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ یوسف نے کیا دیکھا؟

۲۔ الیکشن میں کون کون حصہ لے رہا تھا؟

۳۔ چراغ سے جن کیسے برآمد ہوا اور اس نے کیا کہا؟

۴۔ سلیمانی ٹوپی کو پہن کر آدمی کیا کیا کرسکتا ہے؟

۵۔ جادوگر نے یوسف کو حقیقت پسند کیوں کہا؟

تفصیل سے جواب لکھیے :

۱۔ جادو کے محل کی تفصیل بیان کیجیے۔

۲۔ اپنی زمین پر کنواں مانگنے والے کو کاغذ پر کیا کیا نظر آ رہا تھا؟

درج ذیل جملے کس نے کس سے کہے؟

۱۔ ”بھئی کیا ماجرا ہے؟“

۲۔ ”الٰہ دین کیا حکم ہے؟“

۳۔ ”ذرا ایک محل تو لا کے دِکھا دو۔“

۴۔ ”اصلی جادو تو میرے پاس ہے۔“

۵۔ ”تمھیں کاغذ پر کچھ نظر آتا ہے؟“

سبق کی مدد سے صحیح لفظ کا انتخاب کر کے ذیل کے جملوں کو مکمل کیجیے :

۱۔ وہ سونے کے دیو کی..................تھی۔
حکومت / جاگیر

۲۔ میں ایک..................کا بیٹا ہوں۔
درزی / کسان

۳۔ جن اپنے محل سمیت..................ہو گیا۔
حاضر / غائب

۴۔ یہ سلیمانی ٹوپی کا..................ہے۔
جادو / کمال

۵۔ ہمیں اپنے گاؤں میں ایک..............چاہیے۔
ہسپتال / مدرسہ

۶۔ مجھے تو..................کاغذ ہی نظر آتا ہے۔
سرخ / سفید

وسعت میرے بیان کی

سبق کی روشنی میں ان جملوں کا مطلب بتائیے :

۱۔ ”تمھارے لیے ہر طرح کے عیش کا سامان مہیا کروں گا۔“

۲۔ ”اسے پہن کر آدمی یوں غائب ہو جاتا ہے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔“

حل کیجیے :

۱۔ لفظ ’کرشمہ‘ کا ہم معنی لفظ لکھیے۔

(الف) ترقی (ب) کمال (ج) خوبی

۲۔ ’آرام حرام ہے‘۔ یہ کیا ہے؟

(الف) شعر (ب) خبر (ج) نعرہ

۳۔ لوگوں کی بھیڑ کے لیے مناسب لفظ چنیے۔ (الف) مجمع (ب) ٹولی (ج) لشکر

۴۔ کرشن چندر کو اِن میں سے کون سا اعزاز حاصل ہوا تھا؟

(الف) پدم بھوشن (ب) بھارت رتن (ج) پدم شری

زورِ قلم

اپنے استاد سے اس سبق کا اصل مفہوم معلوم کیجیے اور اسے اپنے الفاظ میں لکھ کر اپنے والدین کو سنایئے۔

خود آموزی

4AGBR5

اسکول کی لائبریری سے بچوں کے لیے لکھی ہوئی کوئی کتاب حاصل کر کے پڑھیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

جادو دکھانے والے کو 'جادوگر' کہتے ہیں۔ اس طرح مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لغت میں تلاش کر کے اپنی بیاض میں لکھیے۔

بازی گر کاری گر کیمیا گر نوحہ گر

آیئے، زبان سیکھیں

ضمیر : آپ جانتے ہیں کہ اسم کے بدلے استعمال کیے جانے والے لفظوں کو **ضمیر** کہتے ہیں۔ جیسے میں، ہم، تم، وہ، آپ، وغیرہ۔ اب ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے: اس ٹوپی میں کیا خاص بات ہے؟ یہ سلیمانی ٹوپی کس کام کی؟ کون حقیقت پسند گھس آیا ہماری جادو کی دنیا میں؟ ان جملوں میں الفاظ 'کیا'، 'کس'، 'کون' سوال پوچھنے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ وہ ضمیر جو سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اُسے **ضمیرِ استفہام** کہتے ہیں۔ ان جملوں میں 'کیا'، 'کس'، 'کون' ضمیرِ استفہام ہیں۔ ان کے علاوہ 'کب'، 'کیسے'، 'کیوں'، 'کہاں'، 'کتنا'، 'کتنی' وغیرہ بھی ضمیرِ استفہام ہیں۔ جس جملے میں اس ضمیر کا استعمال ہوتا ہے، اس کے آخر میں **سوالیہ نشان (؟)** لگاتے ہیں۔

ذیل کے جملوں میں ضمیرِ استفہام استعمال کر کے انھیں سوالیہ جملوں میں تبدیل کیجیے۔

۱۔ لوگ رنگ برنگی جھنڈیاں ہلاتے ہوئے جا رہے تھے۔ ۲۔ یوسف، موہن اور شہزادی بھی ان لوگوں کے پیچھے چلنے لگے۔

۳۔ مجمع شہر کے ایک بڑے چوک میں پہنچا۔ ۴۔ لوگ بھوکے نظر آ رہے ہیں۔

۵۔ لوگ ووٹ دینے کے لیے جانے لگے۔ ۶۔ جادوگر نے سلیمانی ٹوپی پہن لی۔

ضمیرِ موصولہ : ذیل کے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان کی بناوٹ پر خاص توجہ دیجیے۔

۱۔ یہ گھڑی شیشے کی ایک نلکی تھی جو درمیان سے اتنی پتلی ہوتی کہ دو حصوں میں بٹی نظر آتی۔ ۲۔ آپ کے سامنے وہ چیز رکھتا ہوں جس کی آپ کو ضرورت ہے۔ ۳۔ یہ ٹوپی جسے پہن کر آدمی غائب ہو جاتا ہے، کاغذ کی ہے۔

ان جملوں میں 'جو'، 'جس'، 'جسے' **ضمیرِ موصولہ** ہیں۔ یہ الفاظ اپنے سے پہلے آنے والے جملے کے حصے کے بارے میں مزید معلومات دیتے ہیں۔

- ذیل کے جملوں میں ضمیرِ موصولہ تلاش کیجیے۔

۱۔ میں وہاں پہنچا تھا جہاں تم نے مجھے بلایا تھا۔ ۲۔ وہ شخص جو پیڑ کے نیچے کھڑا ہے، بہت پریشان ہے۔

۳۔ اس فون پر جس سے چاہو بات کرلو۔